احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 31 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 31 مئی 2003ء 28 ربیع الاول 1424 ہجری-31 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 119

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے ابھی کوئی دعویٰ نہ کیا تھا آپ مجاہدات کر رہے تھے اور عام آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے ایک مولوی آیا جو بغدادی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔ خصوصیت سے وہ وہابیوں کا بہت دشمن تھا اور جہاں جاتا تھا ان کی بہت مخالفت کرتا تھا وہ قادیان میں بھی آیا تھا باوجودیکہ وہ بہت گالیاں دیتا تھا حضرت اقدس نے اس کی بہت خدمت وتواضع کی اور اکرام مہمان کے شعار کو ہاتھ سے نہ دیا۔ وہ اپنے وعظ میں وہابیوں کو گالیاں دیتا رہا بعد میں لوگوں نے کہا کہ جس کے گھر میں تم ٹھہرے ہوئے ہو وہ بھی تو وہابی ہے پھر وہ چپ ہی ہو گیا۔ حضرت اقدس نے اس واقعہ کو خود بیان کیا ہے مگر اس کا نام نہیں لیا۔ احسان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"ایک عرب ہمارے ہاں آیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا یہاں تک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اتر آتا اس نے یہاں آ کر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا ہم نے اس کی کچھ پروا نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں۔" (بدر 14/ جولائی 1907ء)

بنوں کے ایک میڈیکل مشنری ڈاکٹر پینل تھے یہ شخص بڑا دولت مند اور آنریری طور پر کام کرتا تھا بنوں اور اس کے نواح میں اس نے اپنا بڑا دجل پھیلایا ایک مرتبہ وہ ہندوستان کے سفر پر بائیسکل پر نکلا اور اس نے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیا تھا۔ ایک مسلمان لڑکا بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور یہاں ٹھہرا۔ حضرت اقدس نے باوجودیکہ وہ عیسائی اور سلسلہ کا دشمن تھا۔ اس کی خاطر تواضع اور مہمان داری کے لئے متعلقین لنگر خانہ اور دوسرے احباب کو خاص طور تاکید فرمائی اور ہر طرح اس کی خاطر و مدارات ہوئی اس نے اپنے اخبار تحفہ سرحد بنوں میں غالباً اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ اور آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ مہمانوں کے آنے پر لنگر خانہ والوں کو خاص تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ 25 دسمبر 1903ء کو جب کہ بہت سے مہمان بیرون جات سے آ گئے تھے۔ میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلا کر فرمایا کہ

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو۔"

(سیرۃ مسیح موعود ص 161)

مسجد نبوی میں ٹھہرایا

آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک سے ماہ رمضان میں واپس تشریف لائے اسی ماہ اہل طائف کا وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مسجد نبوی کے ایک کونے میں ان کے لئے خیمہ لگوایا تا کہ قرآن سنیں اور صحابہ کو نماز پڑھتے دیکھیں اس قافلہ کا سردار عبد یالیل تھا۔ جس نے حضور کے سفر طائف میں شہر کے غنڈے آپ کے پیچھے لگا دیئے تھے جو تین میل تک آپ کو پتھر مارتے آئے اور آپ لہولہان ہو گئے۔ مگر حضورؐ کے حسن سلوک سے یہ لوگ مسلمان ہو کر واپس گئے۔

(شرح المواهب اللدنیه زرقانی جلد4ص8دار المعرفه بیروت-1993ء)

وصیت کرنے میں سبقت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کیے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اس مرض کو دور کریں

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

جو لوگ بیکار ہیں بے کار نہ رہیں۔ اگر اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کر لیں۔ اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں...... میں امید کرتا ہوں نوجوان اس مرض کو دور کریں گے اور والدین بھی اپنی اولاد سے اس مرض کے دور کرانے کی کوشش کریں گے کہ یہ مرض قوم کے کام کرنے کی روح کچل دیتا ہے۔

(الفضل 12 جون 1935ء۔ مرسلہ: نظارت امور عامہ)

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ 1500 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1985ء (2)

7 اپریل امیر ضلع نواب شاہ چوہدری عبدالرزاق صاحب بھریا روڈ نواب شاہ میں شہید کر دیئے گئے۔

23 اپریل حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

اپریل نکورے غانا میں بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

اپریل تنزانیہ میں دو نئے مشنوں کا قیام۔ میباریجن اور کیگوسہ ریجن۔

اپریل بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کی مرمت کا کام خدام الاحمدیہ نے وقار عمل کے ذریعہ کیا۔ حضور نے خدام کو اپنے دست مبارک سے خوشنودی کے خطوط لکھے۔

3 مئی ربوہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نئے دفاتر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

10 مئی حضور نے سکاٹ لینڈ برطانیہ کے مرکزی شہر گلاسگو کے نئے مشن ہاؤس کا افتتاح فرمایا۔

12,11 مئی کیرنگ بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔

15 تا 22 مئی وکیل اعلیٰ چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضور کے ارشاد پر فرانس کا دورہ کیا

18 مئی مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کا 26 میل پیدل سفر کا پہلا مقابلہ حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔

31 مئی حضور کے رویا "Friday the 10th" کے تابع (10 رمضان بروز جمعہ) کراچی میں سمندری طوفان کا شدید خطرہ پیدا ہوا۔ لیکن خدا کے فضل سے یہ خطرہ ٹل گیا حضور نے خطبہ جمعہ میں اس کی تفصیل بیان کی۔

مئی جماعت انڈونیشیا نے ایتھوپیا کے قحط زدگان کے لئے 2 لاکھ روپیہ بھجوایا۔

مئی ٹوکیو جاپان میں نئے مشن کے لئے عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی۔

مئی اوسلو ناروے میں بیت الذکر کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ خاصا نقصان پہنچا۔

9 جون آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب کو حیدر آباد میں شہید کر دیا گیا۔

16 جون خصوصی فوجی عدالت نے ساہیوال کیس میں محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ اور خادم بیت الذکر رانا نعیم الدین صاحب کو سزائے موت اور باقی 4 اسیران کو 7،7 سال قید کی سزا سنائی۔

19 جون حضور نے رمضان میں ہر ہفتہ اور اتوار کے دن انگریزی میں درس قرآن دیا۔ 19 جون کو آپ نے قرآن کی آخری 3 سورتوں کا درس دیا اور دعا کرائی۔

23,22 جون جماعت جرمنی کا دسواں سالانہ جلسہ ناصر باغ میں منعقد ہوا 1200 افراد نے شرکت کی اردو اور انگریزی کارروائی ترجمہ جرمن اور عربی زبان میں سنانے کا انتظام تھا۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 256)

آسمانی کیمپ میں فرشتوں کا پہرہ

اخبار بدر 8 جون 1905ء صفحہ 7 کا ایک ایمان افروز اقتباس۔

''14 جون 1905ء کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعود کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا۔ چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے۔ موٹا تازہ جوان کوئی پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا۔ لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل مل کر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آ گھسا۔ اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے۔ تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا۔ چور خود ہوشیار ہو کر اسی طرف سے آتا ہے۔ جہاں سے اس کا بچاؤ ہو۔ رات کی تاریکی۔ اس پر گنجان درختوں کی گنجائش۔ پھر باہر نکل کر کھلا میدان۔ ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جائے۔ اور اگر کسی کو خبر بھی ہو۔ تو اس طرح بھاگے۔ کہ کوئی پکڑ نہ سکے۔ مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی۔ کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آ جاتی ہے۔ اور وہ حکمت یہ تھی کہ آج سے ٹھیک 43 دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقعہ ہوا ہے حضرت مسیح موعود نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا۔ کہ آج رات ہم نے رویا میں دیکھا ہے کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں۔ کہ پہرے والوں کو دیکھوں۔ تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہہ رہا ہے کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ اس رویا کا حضرت مسیح امام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا۔ چنانچہ یہ رویا خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے 27/ اپریل 1905ء کو اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک 43 الفاظ میں درج کی گئی تھی۔ اور آج 43 دن کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا۔ چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے کہ کوئی کہہ دے۔ کہ ایک معمولی واقعہ ہے۔ مگر کیا 43 دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمٰی ہے۔ جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں۔ وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے گھات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں۔ کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں۔ ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں۔

مرادِ ما نصیحت بود۔ کردیم۔

حضرت مسیح موعود نے کیا خوب فرمایا

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے ایک میرا معیں
تیغ کو کھینچے ہوئے اس پر جو کرتا ہے وہ وار
دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح
ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائے سب نقار

فداکاری اور جانثاری کا عدیم النظیر نمونہ

مسلم افواج کے مثالی کمانڈر حضرت عکرمہؓ فتح مکہ (دسمبر 629ء) کے بعد ایمان لائے اور علامہ ابن قتیبہ (متوفی 889ء) اور علامہ طبری (متوفی 922ء) کے نزدیک عہد صدیقی میں معرکہ یرموک کے دوران 13 ہجری مطابق 634ء میں شجاعت کے بے مثال جوہر دکھلاتے ہوئے شہید ہوئے۔

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب راز حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شراب زندگی

حضرت اقدس امام الزمان نے جلسہ سالانہ 1897ء کے موقع پر 30 دسمبر کو اپنے تیسرے اور آخری خطاب میں حضرت عکرمہ کے پاک نمونہ کا خصوصی تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

''عکرمہ کا حال تم نے سنا ہوگا۔ اُحد کی مصیبت کا بانی مبانی یہی تھا اور اس کا باپ ابوجہل تھا، لیکن آخر اُسے صحابہؓ کرام کے نمونوں نے شرمندہ کر دیا۔ میرا مذہب یہ ہے کہ خوارق نے ایسا اثر نہیں کیا جیسا صحابہ کرامؓ کے پاک نمونوں اور تبدیلیوں نے لوگوں کو حیران کیا۔ لوگ حیران ہو گئے کہ ہمارا چچا زاد کہاں سے کہاں پہنچا۔ آخر انہوں نے اپنے آپ کو دھوکہ خوردہ سمجھا۔ عکرمہ نے ایک وقت ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا اور

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا شفیق وجود

آپ کے ساتھ سپین میں یادگار ملاقاتوں کا احوال

امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت عبدالستار خان صاحب

ہمارے پیارے حضور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مسحور کن مقناطیسی شخصیت ہر احمدی کی آنکھ کا نور اور دل کا سکون تھی یہ حقیقت ہے کہ M.T.A کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بنایا تا کہ حضور اور جماعت کے درمیان جو ظاہری فاصلے اور دوریاں حائل ہو گئیں وہ سب ختم ہو جائیں۔ جب ہم اردو کلاس کے بچوں کو دیکھتے جو حضور کی شفقت بھری گود میں ہی پلے بڑھے تو ہمارے دل رشک سے بھر جاتے نیز ملاقات کی کلاسوں میں حضور کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں کو دیکھ کر خوشی ہوتی اور دل میں خیال آتا کہ کاش ہم ان کی جگہ ہوتے ایم ٹی اے کے ذریعے اردو کلاس کے ان پیارے پیارے بچوں سے قدرتی محبت ہو گئی اس غم کے عالم میں یہ سوچ کر حوصلہ ہوتا کہ چلو خدائے رحمٰن نے ہمیں بھی حضور سے ملاقات کرنے اور آپ کا پیار سمیٹنے کا شرف عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے سپین میں ہمیں بھی آپ کی قربت نصیب فرمائی اور اب یہی وہ یادوں کا قیمتی خزانہ ہے جن کے سہارے ہم جیتے ہیں۔ ہمارے والد مکرم عبدالستار خان صاحب کو کئی سال سپین کے امیر و مشنری انچارج رہنے کی سعادت نصیب ہوئی اور ہم بھی سپین میں آٹھ سال پیدروآباد مشن ہاؤس میں رہے۔ 1990ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دورہ سپین کی اطلاع ملی تو وہاں کے تمام احمدیوں کی خوشی اور دلی جذبات کو لفظوں کا روپ نہیں دیا جا سکتا ہر دل میں کس قدر جوش محبت تھا اور اس دن کے لئے تڑپ رہا تھا جب حضور تشریف لائیں گے۔ پھر آخر وہ دن بھی آ گیا خدا کا فضل ہے کہ جب حضور پیدروآباد مشن ہاؤس اور بیت بشارت تشریف لائے مجھے اور میرے بھائی موسیٰ احمد کو حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کرنے کا موقع ملا جس پر حضور نے ہمیں بہت پیار کیا اب وہ ہمارے لئے ایک حسین اور نہ مٹنے والی یاد بن کر رہ گئی ہے۔ اسی طرح ہماری امی مکرمہ نصرت ستار صاحبہ مرحومہ کو جتنا عرصہ حضور وہاں تشریف فرما رہے حضور کو ناشتہ اور کھانے بنا کر دینے کی سعادت ملی۔

حضور کی طبیعت شگفتہ تھی حضور ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز میں ہر غیر شادی شدہ کو چاکلیٹس دے رہے تھے ہم سب کو تو حضور نے مرحمت فرمائیں لیکن میرے چھوٹے بھائی موسیٰ احمد کو چاکلیٹ دینے لگے تو چونکہ وہ بہت چھوٹا تھا اس لئے ابو نے آگے بڑھ کر پکڑنی چاہی حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا ستار صاحب میرا خیال ہے آپ کی شادی ہو چکی ہے یہ بچے کو ہی لینے دیں۔

ہماری امی نے حضور کو ایک جائے نماز تحفۃً پیش کی تو حضور نے فرمایا کہ میں مریدوں سے تحفے نہیں لیتا لیکن میں جتنا عرصہ یہاں ہوں اس پر نماز پڑھوں گا اور پھر آپ کو واپس کر دوں گا اس طرح حضور کی بے پناہ شفقت کی وجہ سے ہمیں حضور کی برکتوں والی وہ جائے نماز نصیب ہوئی جو ہمارے لئے قیمتی اثاثہ سے کم نہیں۔

ہم سب کو گھر میں اردو بولنے کی عادت تھی جس سے ہماری اردو بہت اچھی تھی اور کسی حد تک پڑھ لکھ بھی لیتے تھے اس بات کو دیکھ کر حضور نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا آپ افراد جماعت سے بے انتہا محبت رکھتے۔ ہمیں حضور کے ساتھ تصاویر کھنچوانے کا نادر موقع بھی ملا۔

آپ کی شخصیت بڑی دلنواز تھی یہ نورانی وجود نگاہوں اور دل میں نقش ہو گیا حضور کے ساتھ گزرے وقت کی خوشبو بے حد مسحور کن ہے۔

دورہ سپین کے دوران ایک مرتبہ حضور نے خود اپنے دست مبارک سے ناشتے میں آملیٹ بنایا جو بے حد لذیذ تھا۔ وہ مزیدار آملیٹ ہم سب نے بھی کھایا۔ کچن میں کام کرنے کے لئے امی نے حضور کو ایپرن باندھنے کے لئے دیا جسے آپ نے پہن کر کام کیا اس طرح وہ بابرکت ایپرن بھی ہمارے پاس محفوظ ہے۔

حضور مجسم شفقت تھے آپ بچوں سے بے حد پیار اور محبت رکھتے تھے آپ کے قرب کے سرور اور رفاقت کی لذت میں کبھی کوئی کمی نہیں آئی حضور بچوں سے پیار کے متعلق خود فرماتے ہیں۔

"چھوٹے بچوں سے مل کر بھی مجھے دلی سکون اور راحت حاصل ہوتی ہے ان کی باتیں سن کر ان سے باتیں کر کے اور ان کی محبت اور معصومیت سے لبریز گفتگو سے دل پیار اور اطمینان سے بھر جاتا ہے۔"

(ایک مرد خدا صفحہ 224)

ایک دن مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کی بیگم صاحبہ نے میری بہن عصمت نازیہ کو باہر مردوں میں بھیجا کہ کچھ چیزیں لے آؤ۔ اس وقت حضور وہاں سے گزر رہے تھے میری بہن نے حضور کو سلام کیا تو حضور نے بہت ہی پیار کیا اور کچھ دیر اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ سپین مشن ہاؤس میں جہاں ہم قیام پذیر تھے بعض اوقات دفتری کام کے سلسلے میں حضور انور کی طرف سے ابا جان کو فون آتے جو کہ امی ابو کی غیر موجودگی میں میری بہن ہی اٹینڈ کرتی تھیں حضور بہت پیار سے باتیں کرتے سکول اور پڑھائی کے بارے میں بھی پوچھتے اور اسی طرح شفقت اور محبت سے گفتگو فرماتے ایک مرتبہ کسی کام کے سلسلے میں حضور کا فون آیا تو باجی نے ہی ریسیو کیا۔ باجی کو معلوم نہ ہوا تھا کہ کس کا فون ہے حضور پیار سے گفتگو فرماتے رہے آخر میں جب باجی نے پوچھا انکل اپنا نام بتا دیں تو حضور نے فرمایا بیٹا کہنا طاہر کا فون تھا جب ابو کو بتایا گیا تو ابو سمجھ گئے کہ یہ حضور ہی کا فون ہو گا وہ بہت فکر مند ہوئے اور پوری تفصیل بار بار پوچھی کہ تم نے کیا کیا باتیں کیں اور کس کس طرح کیں بعد میں ایک موقع پر حضور نے اس بات پر بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ بچی ہیلو وغیرہ کہنے کی بجائے سلام کہتی ہے۔

آپ کا مسکراتا ہوا نورانی چہرہ پھولوں کی مہک سے لدا ہوا شفیق وجود نہایت ہی پیارا اور دل کو موہ لینے والا انداز تھا جب میرا چھوٹا بھائی ہارون احمد پیدا ہوا تو ہم نے فون پر حضور سے اس کا نام تجویز فرمانے کے لئے درخواست کی آپ نے پوچھا پہلے بیٹے کا کیا نام ہے ابو نے بتایا موسیٰ احمد آپ نے بڑی محبت سے فرمایا موسیٰ کا بھائی تو ہارون ہی ہو سکتا ہے۔ آپ کے وجود میں شفقت ہی شفقت پیار ہی پیار تھا ایسی شخصیت صرف خدا کے پیارے اور برگزیدہ بندوں میں ہی ہوا کرتی ہے جس کی شفقت محبت کے ساتھ لطیف مزاح بھی شامل ہوتا ہے ایسی ہی شخصیت ہمارے آقا کی تھی۔ جلسہ سالانہ برطانیہ پر ابو کو لندن جانے کا موقع ملا ملاقات پر حضور نے ہم سب بہن بھائیوں کے لئے چاکلیٹس دیں اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے فرمایا کہ ان کی بیگم کے لئے بھی کچھ لے آئیں وہ غلطی سے پگڑی لے آئے آپ مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے ان کی بیگم پگڑی تو نہیں باندھتی ہوں گی۔ پھر آپ خود تشریف لے گئے اور اندر سے ایک بے حد خوبصورت آف وائیٹ سوٹ جس پر کڑھائی تھی لے آئے اور اپنے دست مبارک سے وہ سوٹ امی کے لئے تحفۃً دیا۔

ہم حضور کو خط لکھتے ایک مرتبہ امتحان میں کامیابی کے لئے خط لکھا تو آپ نے ہمیں دو دعائیں بتائیں جو ہم ہمیشہ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ دعائیں اللّٰھم ارنا حقائق الاشیاء اور رب زدنی علما ہیں۔

پاکستان میں گرمی کی وجہ سے میری آنکھیں ہر وقت خراب رہتی تھیں حضور کو دعا کے لئے خط لکھا آپ نے دعا کی اور فرمایا انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی اس وقت کے بعد کبھی میری آنکھیں خراب نہ ہوئیں۔

امی ابو کو تو حضور کے دست مبارک سے لکھے ہوئے خط آپ کے دستخط کے ساتھ موصول ہوتے میری بھی خواہش تھی کہ حضور کے اپنے دستخط والا خط ملے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری یہ خواہش پوری فرما دی اور حضور نے مجھے اس وقت اپنے دست مبارک سے خط لکھا جب میں غالباً پانچویں یا چھٹی میں تھی۔ میری تو خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اسی طرح ایک دفعہ حضور نے اردو کلاس میں میرے بھائی موسیٰ احمد اور ہارون احمد کا بنایا ہوا کارٹون دکھایا تو ہماری خوشی سے عجیب حالت تھی۔ حضور کی یادوں کے یہ قیمتی جواہر مجھے ننھے منے بچوں کے سنبھال کر رکھے ہوئے کانچ کے رنگ برنگے ٹکڑوں کی طرح عزیز ہیں۔ اس خدا کے برگزیدہ بندے کو آقا ہو کر اپنے غلاموں سے کس قدر پیار تھا اور جماعت کے ایک ایک فرد کا کس قدر خیال تھا کہ ہم تو آپ کو دعائیہ خط لکھ کر اطمینان سے سو جاتے لیکن حضور اقدس اپنے خدا تعالیٰ کے سامنے گریہ وزاری میں راتوں کو گزارتے اور ہمارے لئے بے پناہ دعائیں کرتے۔ حضور کی یادداشت پر بے حد حیرت ہوتی ہے کہ اتنی بڑی جماعت سے تعلق ہونے اور اس قدر کاموں اور مصروفیات کے باوجود حضور کو ہم سب کے نام یاد تھے۔

1997ء میں ہماری امی کی وفات پر حضور نے ابو کو جو تعزیتی خط لکھا اس میں ہم سب بہن بھائیوں کو پیار اور تسلی دی نیز مشن ہاؤس پیدروآباد میں امی کی خدمات کو سراہا یہ خط بھی حضور نے اپنے دستخط کے ساتھ بھیجا۔ بے شک وہ ایک بہت ہی پیار اور شفقت کرنے والی ہستی تھی جو ظاہری اور باطنی حسن سے مزین تھی جتنی دیر زمین پر رہے ایک شان دلربا سے ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنایا جب رخصت ہوئے تو لاکھوں بلکہ کروڑوں دلوں کو فرط غم سے چور چور کرتے ہوئے ایک نورانی شان سے رخصت ہوئے ان کی زندگی بھی حسین تھی اور موت بھی حسین بے شک ہم سے ایک قیمتی گوہر نایاب کھو گیا ہے لیکن ہم خدا کی رضا پر راضی ہیں بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کو خدا جب بلاتا ہے تو اتنی عزت سے کہ گویا باغ سے سب سے قیمتی اور خوبصورت پھول کو آسمان کے فرشتے لینے آئے ہوں اے اللہ تعالیٰ! تو ہمارے پیارے حضور کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر فرماتا چلا جا اور اپنا قرب نصیب فرما۔ ان کے سب بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھ ان پر اپنے بے انتہا فضل فرما خود ان کا حامی و ناصر ہو ان کے دلوں کو تسکین عطا کر اور ہر گام ان کی رہنمائی فرما۔ آمین۔

یہ میرا تم سے وعدہ ہے

یہ تم نے کیا کیا جاناں۔ یہ تم نے کیا کیا جاناں
ابھی تو لوٹ کر آنے کا وعدہ بھی نبھانا تھا
ابھی تو شہر کی گلیوں میں بھی پھرنا پھرانا تھا
ابھی تو اپنی بستی کے گلی کوچے سجانا تھا
ابھی تو ہجر کے ماروں کی بھی ڈھارس بندھانا تھا
ابھی تو شعر کہنے تھے ابھی تو گنگنانا تھا
ابھی تو آنسوؤں کے ساتھ ہم نے مسکرانا تھا
ابھی تو مل کے ہم نے پیار کے نغمات گانے تھے
ابھی تو دل کے سارے داغ بھی تم کو دکھانے تھے
جو مثل ریگ ہاتھوں سے ہیں نکلے کیا زمانے تھے
یہ تم نے کیا کیا جاناں۔ یہ تم نے کیا کیا جاناں
ابھی تو روبرو ہم نے ملاقاتیں بھی کرنی تھیں
ابھی تو تم سے دل کی کتنی ہی باتیں بھی کرنی تھیں
ابھی تو ناز اٹھوانے، مداراتیں بھی کرنی تھیں
ابھی اہل وفا نے نذر سوغاتیں بھی کرنی تھیں
ابھی تو میری جاں ہم کو دعاؤں کی ضرورت تھی
ابھی تو دان تم نے ہم کو خیراتیں بھی کرنی تھیں
ابھی تو تشنگی دل کی مرے بجھنے نہ پائی تھی
ابھی تو پیار کی کچھ اور برساتیں بھی کرنی تھیں
تھے اس بستی کے باسی منتظر کہ چاند نکلے گا
منور نور سے ہم نے سیاہ راتیں بھی کرنی تھیں
ابھی تو چاندنی کو میرے آنگن میں اترنا تھا
یہ تم نے کیا کیا جاناں۔ یہ تم نے کیا کیا جاناں
یہ میری اور تمہاری پیاری بستی۔ زندہ دل بستی
کہ جس کے تم بھی شیدائی تھے جس کی میں بھی شیدا ہوں
اچانک ہی خبر ایسی سنی کہ ایسے لگتا ہے
کہ جیسے کوئی سایہ ہو گیا ہو یا کوئی جادو
اثر سے جس کے
ہر ذی روح پتھر بن کے رہ جائے
اگر تم دیکھ لیتے حال اس دم اپنی بستی کا
تو کتنے دلگرفتہ، کس قدر دلگیر ہو جاتے
مرے آنسو تمہارے پاؤں کی زنجیر ہو جاتے
اے کاش ایسا ہی ہو جاتا، اے کاش ایسا بھی ہو سکتا
نہ بازاروں میں سڑکوں پہ کوئی رونق نہ ہنگامہ
ہر. اک سو ہو کا عالم اور سناٹا سا طاری تھا
فسردہ صبحیں، غمگیں شامیں اور سہمی ہوئی راتیں
تھیں بس سرگوشیوں میں ہولے ہولے کرب کی باتیں
فقط بس سسکیوں کی سرسراہٹ تھی فضاؤں . میں
اداسی رچ گئی تھی میری بستی کی فضاؤں میں
یکا یک دی ندا ہاتف نے
ہلچل سی ہوئی پیدا
لی اس بستی نے انگڑائی دریچہ دل کا بھی کھولا
خدا کے فضل کا سایہ۔ خدا کے پیار کا جلوہ
سبھی اہل صفا کو اہل بینش کو نظر آیا
افق پہ روشنی ابھری۔ ستارہ ایک پھر چمکا
اجالے کی کرن نے ہر اندھیرا ختم کر ڈالا
ہر اک مضطر کے دل پر اک سکینت سی ہوئی طاری
ہر اک کے لب پہ کلمہ ہائے حمد و شکر تھے جاری
"خدا دارم چہ غم دارم خدا داری چہ غم داری"
"خدا دارم چہ غم دارم خدا داری چہ غم داری"
مگر میں کیا کروں جاناں مجھے تم یاد آتے ہو
تمہارے ساتھ کتنے چہرے یادوں میں چلے آئے
وہ اجلے چاند چہرے
سوچ کر ہی جن کو میرے دل کی نگری میں اجالا ہو
چراغاں ہی چراغاں ہو
مری جاں میں کبھی تم کو نہ ہرگز بھول پاؤں گی
میں پھر اک بار اپنے عہد کی تجدید کرتی ہوں
جو میں نے تم سے باندھا تھا نہ وہ پیمان توڑوں گی
میں محبوب حقیقی کا کبھی دامن نہ چھوڑوں گی
میں اس کی قدرت ثانی سے ہرگز منہ نہ موڑوں گی
خدا توفیق دے مجھ کو۔ خدا توفیق دے مجھ کو
میں آنے والے کے ہر حکم پر سر کو جھکاؤں گی
وفاؤں کے دیئے ہر گام پہ پل پل جلاؤں گی
یہ میرا تم سے وعدہ تھا
یہ میرا تم سے وعدہ ہے

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

جاگ مسلماں جاگ

جناب بیگ راج صاحب لکھتے ہیں:-

انتہا پسند مذہبی گروہوں نے گزشتہ نصف صدی میں عالم اسلام کی نوجوان نسل کے ایک بہت بڑے حصے کو اپنا اسیر بنالیا ہے۔ "شارٹ کٹ" کے چکر میں عالمی سطح پر "القاعدہ" جیسی متعدد جہادی تنظیمیں معرض وجود میں آ چکی ہیں۔ ہم ان کے جذبوں کی قدر کرتے ہیں' لیکن ان کی پرتشدد کارروائیوں نے پہلی دنیا کو جگا دیا ہے۔ اور پہلی دنیا اب اسلامی ممالک کو مسلسل قابو رکھنے کے لئے دوسری سرد جنگ کا آغاز کر چکی ہے۔ اسے عالمی دہشت گردی کے خلاف مہذب دنیا کی جنگ قرار دیا گیا ہے۔ یہ جنگ افغانستان' کشمیر اور فلسطین میں لڑی جانی ہے اور لڑی جارہی ہے۔ پہلی دنیا جس میں چین اور روس بھی شامل ہو چکے' کا منصوبہ ہی یہی ہے کہ تمام جہادی گروہوں کو گھیر کر یہاں لایا جائے اور جدید جنگی ٹیکنالوجی کے زور پر ختم کر دیا جائے۔ فطرت کے اصولوں کے مطابق وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔

امت مسلمہ جس حرب وضرب کی صدیوں تک متحمل نہیں ہوسکتی تھی' اس کا تماشا ہمارے سامنے ہے۔ مسلمانوں کے ان جہادی محسنوں نے اپنی جنت پکی کرنے کے جنون میں سوا ارب مسلمانوں کا مستقبل مخدوش کردیا ہے۔ اب وہ اسرائیل میں ایک خودکش حملہ کرتے ہیں تو ایف 16 طیاروں کی بمباری بے گناہ فلسطینی بچوں اور ماؤں کو چاٹ لیتی ہے۔ انہوں نے ایک ورلڈ ٹریڈ سنٹر جلایا' آج افغانستان کا چپہ چپہ جل رہا ہے۔ کشمیر میں دو بھارتی فوجی ہلاک ہوتے ہیں تو بھارتی درندے پوری پوری بستیوں کو ویران کر دیتے ہیں۔ ان گروہوں کی نیک نیتی ہی اسلامی امت کے لئے عذاب بن گیا ہے۔ جہالت جیت رہی ہے' تدبر ہار گیا۔

یہ سب جہادی لوگ اپنے ہیں' ہمارے ہی بیٹے اور بھائی ہیں۔ ان سے نفرت نہیں کی جاسکتی' ان کا ساتھ بھی نہیں دیا جاسکتا' صرف اپنے مقدر پر رویا جاسکتا ہے' لاشیں کندھوں پر اٹھا کر ماتم کیا جاسکتا ہے۔ امریکہ' اسرائیل اور بھارت سے احتجاج کیا جاسکتا ہے۔ لیکن کمزور قوموں کا احتجاج بھی بدتمیزی کہلاتا ہے۔

پھر پکار ہے کہ عالم اسلام حرکت میں آئے۔ اسرائیل نے جناب یاسر عرفات کی ایک نہیں سنی۔ وہ حماس اور اسلامی جہاد تنظیم کے لوگوں کو پکڑتے ہی رہ گئے' یہودیوں نے فلسطینی شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی' امریکی صدر بش نے بھی طاقتور کا ساتھ دے کر قابیل کی روح کو ایصال ثواب پہنچایا ہے۔

مصر نے کوئی مذمتی بیان نہیں دیا' سعودی عرب نے زبان تک نہیں کھولی' ایران جس نے اسرائیل کے خاتمے کے لئے بجٹ میں پی ایل او کے لئے باقاعدہ فنڈ زرکھے تھے وہ بھی چپ سادھے تماشا دیکھ رہا ہے۔ عرب لیگ کو تیل کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے فرصت نہیں۔ ایک پاکستان رہ گیا۔ اس نے کمزور ہوتے ہوئے بھی اسرائیل کی بھرپور مذمت کی۔ وہ عالم اسلام کہاں ہے جس کے حوالے دے کر مذہبی رہنما نوجوانوں کو سہانے خواب دکھاتے رہتے ہیں؟

جنگیں جذبوں سے نہیں جہازوں سے لڑی جاتی ہیں۔ جہاز ہمارے پاس نہیں غالب قوتوں کے پاس ہیں۔ ہم تو اپنی دعاؤں سے بارش نہیں کرواسکتے' امریکہ' اسرائیل اور بھارت کو کیسے تباہ کردیں گے!

عالم اسلام کے نقش خیالی کو آواز دینے کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں۔ آؤ ہم بھی صدا دیں' "جاگ مسلمان جاگ" "عالم اسلام نیند سے بیدار ہو"۔ امت مسلمہ کو بھیڑیوں نے گھیر لیا ہے' تو انگڑائی کیوں نہیں لیتا' تیرے چہرے پر غصے کے آثار نظر کیوں نہیں آتے۔ اے عالم اسلام تو کہاں کھوگیا؟

آواز دے کے دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے
ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے

(روزنامہ "دن" لاہور 6 دسمبر 2001ء)

قابل ستائش اقدام

روزنامہ "خبریں" لاہور کے اداریہ نگار 3 دسمبر 2001ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں:-

موجودہ حکومت کا یہ اقدام انتہائی قابل ستائش ہے کہ اس نے ان مدرسوں پر کنٹرول کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر ان مدرسوں کو مکمل طور پر زیر نگرانی رکھا گیا' تو یقینی بات ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات پر بھی قابو پالیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ ان دینی مدارس کے لئے ایک جامع پالیسی مرتب کی جارہی ہے۔ اس ضمن میں وزارت داخلہ اور وزارت مذہبی امور نے باہمی تعاون سے حکمت عملی تیار کرلی ہے' جس کا مسودہ صدر مملکت کو منظوری کے لئے پیش کردیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ بدامنی کی ذمہ داری دینی مدرسوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اکثر مدارس تو ایسے ہیں' جنہیں بعض بیرونی ممالک اور ادارے مالی امداد فراہم کرتے ہیں۔ ان ممالک یا اداروں کا بنیادی مقصد تو اپنے عقائد کی تبلیغ اور فروغ ہے' مگر اس اقدام سے پاکستان کے استحکام اور شہریوں کے امن وسکون کو بہت زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ جنرل ضیاء الحق اقتدار میں آئے تھے' تو دینی مدرسوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ مگر جنرل ضیاء نے دینی تعلیم عام کرنے کے لئے ان مدرسوں کی حوصلہ افزائی کی اور زکوٰۃ فنڈ سے ان مدرسوں کو لاکھوں روپے کی امداد دی جانے لگی۔ اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے ان مدرسوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی' جس کا بنیادی مقصد محض حکومت سے امداد حاصل کرنا تھا۔ اب ایک اندازے کے مطابق ان مدرسوں کی تعداد تقریباً دس ہزار تک جا پہنچی ہے' جہاں لاکھوں طالب علم تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ سرکاری مالی امداد ہی کا ایک کرشمہ یہ بھی ہے کہ جو علماء کرام پیدل چلتے تھے' یا سواری کے لئے ان کو ایک سائیکل میسر تھی' آج جدید ماڈل کی کاروں کے مالک ہیں اور کئی کئی مسلح باڈی گارڈ ساتھ رکھے ہوئے ہیں۔ اس طرح دینی تعلیم کی آڑ میں سادگی اور مساوات کی تعلیم دینے والے خود دوسروں سے الگ تھلگ نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ان مدرسوں کی ایک بڑی قباحت یہ ہے کہ طالب علموں کو مدرسوں کے لئے "چندہ" حاصل کرنے کے لئے گلی گلی بھیجا جاتا ہے' اور اس طرح انہیں بھیک منگا بنا دیا جاتا ہے۔ آج کل رمضان المبارک کا مقدس مہینہ جا رہا ہے اور گلی محلوں میں مدرسوں کے لئے چندہ اور زکوٰۃ جمع کرنے والے "طالبعلموں" کا بھی تانتا بندھا ہوا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس طرف بھی توجہ دے اور مدرسوں کو ہدایت کرے کہ طالب علموں کو بھیک مانگنے کی عادت نہ ڈالی جائے۔ اس کے علاوہ جن مدرسوں میں اسلحہ چلانے کی تربیت دی جاتی ہے' ان پر پابندی لگائی جائے' مدرسوں کا نصاب مقرر کیا جائے اور نصاب میں فرقہ واریت پر شامل مواد خارج کیا جائے۔ مدرسوں کے لئے ایسا نصاب تیار کیا جائے' جو آپس میں بھائی چارے اور رواداری پر مبنی ہو۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ ان مدرسوں سے فارغ ہونے والے طالب علموں کو بھی سرکاری محکموں میں ملازمتیں دی جائیں۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ ان مدرسوں سے جو طالب علم فارغ ہوتے ہیں۔ وہ بیکار پھرتے ہیں اور پھر حالات سے تنگ آ کر مختلف مذہبی گروہوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں اور دہشت گردی کی وارداتیں کرتے ہیں۔

موجودہ حکومت اگر "دینی مدارس کو اپنے کنٹرول میں لے لے' تو یہ اس کا ایک عظیم کارنامہ ہوگا۔ اس طرح فرقہ واریت کی روک تھام بھی ہوجائے گی اور ملک کے استحکام میں بھی مدد ملے گی۔ دینی مدارس سے ان تمام رقوم کا حساب کتاب لیا جائے' جو انہیں حاصل ہوتی ہیں' کیونکہ اکثر دینی مدارس کے "مالک" یہ رقوم اپنی ذات پر خرچ کرتے ہیں۔ دینی مدارس کے "مالکان" کی جائیداد کی بھی جانچ پڑتال کی جائے کہ انہوں نے یہ جائیداد کب اور کیسے بنائی۔ اگر ملک کو مذہبی شدت پسند گروہوں سے نجات مل گئی' تو پاکستان کے عوام میں بے مثال اتحاد پیدا ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ "خبریں" 3 دسمبر 2001ء)

قائداعظم کا تصور پاکستان

جناب پروفیسر خواجہ مسعود صاحب لکھتے ہیں:-

"آزادی کے فوراً بعد پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس کا افتتاح کرتے ہوئے 15 اگست 1947ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے قوم کے نام پیغام میں کہا: ملک کے اندر اور ملک سے باہر قیام امن ہمارا نصب العین ہے۔ ہم امن سے جینا چاہتے ہیں اور اپنے قریبی ہمسایوں سمیت ساری دنیا کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں"

یہ بات غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کہ اس سے چار روز قبل یعنی 11 اگست 1947ء کو قائداعظم دستور ساز اسمبلی سے تاریخی خطاب میں جن رہنما اصولوں کا اعلان کرچکے تھے ان کی وضع کردہ خارجہ پالیسی کے خدوخال بھی انہی رہنما اصولوں پر مبنی تھے۔ 11 اگست کی تاریخی تقریر میں قائداعظم نے مذہب اور سیاست کے مابین خط امتیاز کھینچتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں واضح کردیا تھا کہ ذات نسل' عقیدے اور مذہب سے قطع نظر ریاست کی نظر میں تمام شہریوں کے حقوق برابر ہوں گے۔ انہوں نے کہا تھا "آپ مملکت پاکستان میں اپنے عقیدے کے مطابق اپنی عبادت گاہ میں جانے میں آزاد ہیں خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب' فرقے یا عقیدے سے ہو امور مملکت کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ تاریخ کے صفحات شاہد ہیں کہ کچھ عرصہ قبل انگلستان میں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم اس زمانے میں آغاز نہیں کررہے۔ ہمیں بھی اس نصب العین کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا ہوگا پھر آپ دیکھیں گے کہ وقت کے ساتھ ساتھ نہ ہندو ہندو رہے گا اور نہ مسلمان مسلمان۔ مذہب کے معنوں میں نہیں کیونکہ یہ تو ذاتی عقیدے کا معاملہ ہے بلکہ سیاست کے معنوں میں جب ہر شخص مملکت کی نظر میں برابر کا شہری ہوتا ہے"۔

پاکستانی نیشنلزم اور پاکستانی ریاست کے کردار کی اساس کو واضح کرتے ہوئے اپنی اسی تاریخی تقریر میں انہوں نے کہا "وقت کے ساتھ ساتھ اکثریت اور اقلیت کے جھگڑے اور اختلافات ختم ہوجائیں گے جیسے ہندو کمیونٹی اور مسلم کمیونٹی کے اختلافات کیونکہ خود مسلمانوں میں بھی فرقے ہیں اور اسی طرح ہندوؤں میں بھی جبکہ بنگالی اور مدراسی کے چکر الگ ہیں" اسی طرح 11 اکتوبر 1947ء کو مسلح افراد کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کہا "پاکستان حصول مقصد کا ایک ذریعہ ہے بذات خود مقصد نہیں اس کے حصول کا نصب العین ایک ایسے معاشرے کا قیام ہے جس میں ہم سب آزاد انسانوں کی طرح جی سکیں اور سانس لے سکیں اور جس میں سماجی انصاف کی اسلامی اقدار فروغ پاسکیں"۔

ریڈیو سے امریکی عوام کے نام پیغام میں قائداعظم نے سماجی انصاف کی اسلامی اقدار کے

باقی صفحہ 6 پر

نصیر احمد ورک صاحب دوبئی

مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب کا ذکر خیر

مکرم چوہدری محمد اکرام اللہ آف ملتان حال دوبئی ولد مکرم بابو اکبر علی صاحب مرحوم (آف سٹار ہوزری قادیان) مورخہ 5 رفروری 2003ء کو دوبئی میں وفات پا گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی ہے۔ خاکسار کا تعارف تقریباً دو سال پہلے مرحوم سے بیماری کے ایام میں ہی ہوا۔ تقریباً اڑھائی سال آپ بیماری کی وجہ سے بستر پر رہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بااخلاق۔ باہمت بلند حوصلہ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے انسان تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ وصیت کا چندہ پیشگی ادا کرتے۔ جب کبھی بھی خلیفۃ المسیح کی طرف سے کسی مالی تحریک کا اعلان ہوتا۔ تو اعلان سنتے ہی وعدہ کے ساتھ فوراً ادائیگی کا انتظام کرتے۔ بہت تھوڑے سے عرصہ کے دوران خاکسار کے علم میں آیا کہ آپ سراً اور اعلانیۃً کھلے دل کے ساتھ مالی قربانی کرتے۔ اور ساتھ اپنے بیوی بچوں کو شامل کرتے۔ آپ ہر طرح خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے اور توحید کو قائم کرنے والے نیک انسان تھے۔ گزشتہ ماہ رمضان میں جماعت میں ایک بیت الذکر کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی۔ آپ کی طرف سے ایک بہت بڑی رقم کی ادائیگی ہوئی۔ اسی طرح ان کی وفات پر بھی آپ کے بچوں نے ان کی ایک خواب کی بنا پر پہلے سے بڑھ کر دوبارہ بیت الذکر کی تعمیر میں چندہ ادا کیا۔

چوہدری صاحب مرحوم نے اپنے بچوں کی تربیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی کی۔ آپ نے اپنی بیٹی کو ایک مرتبہ مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ دنیا کا کام تو بہت خوبصورت طریقے سے کرتے ہیں۔ دین کا کام بھی زیادہ محبت اور پیار سے کرنا چاہئے۔ مکرم چوہدری صاحب نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ اور بیٹی ڈاکٹر امۃ المجیب اور امۃ السبوح حال دوبئی۔ اور بیٹے مکرم انیس احمد صاحب ابوظہبی۔ اور بیٹا مونس احمد لاس اینجلس چھوڑے ہیں۔

آپ کے ایک بیٹے انس احمد صاحب نے انجینئرنگ یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے وفات پائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات عطا کرے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

رانا مبارک احمد صاحب

پکوائی کرنے والوں اور باورچی خانہ کے استعمال کے لئے بعض احتیاطیں

باورچی خانہ کی حفاظت کے سلسلہ میں بعض مفید امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ بہت ضروری ہے کہ غذا کو تیار کرنے والیاں یا تیار کرنے والے پکانے والے اور پیش کرنے والے ان باتوں سے ہمیشہ باخبر رہیں۔ تاکہ حادثے کا خطرہ خود بخود کم ہو جائے۔ اور حفاظت کے بارے میں چند بنیادی احتیاطوں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

ابلتے ہوئے گرم پانی۔ دودھ یا کسی بھی گرم سیال میں دھات کے چمچوں کو نہ رکھ چھوڑیں۔ پکانے کے برتنوں کے دستوں کو گیس کے شعلے کے اوپر نہ رکھیں۔ ہمیشہ چھری کے نوکدار حصے کا رخ زمین کی جانب یعنی نیچے کی جانب کر کے چلیں۔ گرتے ہوئے چاقو کو ہرگز پکڑنے کی کوشش نہ کریں۔ کاٹنے یا ٹکڑے کرنے کے لئے لکڑی کا بورڈ استعمال کریں۔ ہاتھ سے نہ کاٹیں۔ جب بھی گھی کے ٹین کے ڈبے کھولنے والا آلہ استعمال کریں۔ تو دوسرے ہاتھ کو محفوظ کرنے کے لئے کسی کپڑے کو استعمال کریں کچن کے فرش پر گرے ہوئے تیل۔ پانی یا چکناہٹ کو ہمیشہ فوراً صاف کرنا چاہئے۔ گرم برتنوں کو اٹھانے یا اٹھا کر لے جانے کے لئے گیلے کپڑے کے استعمال سے احتراز کریں۔ باورچی خانہ میں سینڈل یا کھلے جوتے نہ پہنیں۔ برتن میں پڑے ہوئے گھی (گرم) کو آگ لگ جائے تو کسی موٹے کمبل کے ٹکڑے سے یا گیلے ٹاٹ سے پوری طرح ڈھانپ کر بجھا دیں۔ تیل۔ گھی۔ یا چربی میں لگی ہوئی آگ پر ہرگز پانی نہ ڈالیں۔ لمبے بالوں کے سٹائل کو اونچا کر کے باندھیں۔ کسی صاف ٹوپی یا اس قسم کی حفاظتی اوڑھنی یا دوپٹے سے ڈھانپیں۔ بچت کے ساتھ ساتھ حفاظت کے لئے تمام گیس اور الیکٹریکل چیزوں کو جب کہ وہ استعمال میں نہ ہوں۔ آف کر دینا چاہئے۔ اس بات کا یقین کر لیں کہ فرسٹ ایڈ بکس یا ڈبہ تک رسائی آسان ہو۔ اور اس میں مناسب مقدار میں واٹر پروف اور جلے ہوئے زخموں کے لئے پٹیاں اور ضروری دوائیں موجود ہیں اور گرم غذا سے بھرے ہوئے بھاری برتنوں کو اکیلے اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ کسی کی مدد حاصل کریں۔ جلتے ہوئے چولہے وغیرہ کے اوپر سے ہو کر کسی چیز تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ کچن میں کچرا وغیرہ رات کے وقت باہر نکال کر رکھیں۔ کیونکہ اس کی بو سے کیڑے وغیرہ کچن میں آ جاتے ہیں۔ آگ سے بچ کر نکلنے کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے۔ کیمیکلز کو غذا سے دور الماریوں میں تالا لگا کر رکھیں۔ اور بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔ بجلی کے پلگ۔ وائرنگ۔ سوئی گیس کے پائپ ٹھیک ہونے چاہئیں۔ کچن کو بھی باقی گھر کے کمرے کی نسبت زیادہ صاف رکھنا چاہئے۔ کیونکہ کچن کی صفائی ہماری صحت کی ضمانت ہے۔ مناسب سپرے بھی کچن میں کرواتے رہنا چاہئے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34863 میں ناصرہ ضیاء زوجہ ماسٹر محمد صادق ضیاء قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈ بیگووال ضلع اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی ساڑھے پانچ تولے مالیتی -/33000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ناصرہ ضیاء زوجہ ماسٹر محمد صادق ضیاء پنڈ بیگووال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 ماسٹر محمد صادق ضیاء خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مسل نمبر 34864 میں سلمان محمد ساجد ولد حسین محمد ساجد پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ورجینیا USA بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000$ امریکن ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان محمد ساجد ولد حسین محمد ساجد ورجینیا USA گواہ شد نمبر 1 فہیم احمد ولد احمد علی اسلام مرحوم U.S.A گواہ شد نمبر 2 قاسم شاہ ولد سید عبدالماجد شاہ U.S.A

مسل نمبر 34865 میں چوہدری صغیر احمد ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ بٹر پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وینکوور کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مرکز قومی بچت پاکستان میں سیونگ اکاؤنٹ -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری صغیر احمد ولد چوہدری غلام محمد کینیڈا گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 چوہدری خضر احمد ولد چوہدری مبارک احمد کینیڈا

بقیہ صفحہ 5

اسلامی تصور کو یوں پیش کیا " اسلام اور اس کے آئیڈیلزم نے ہمیں جمہوریت کا سبق دیا ہے اس نے ہمیں انسانی برابری' انصاف اور سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ہم ان شاندار روایات اور اس بے مثال ورثے کے امین ہیں اور آئین سازی کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہیں میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کسی بھی صورت خدا کی طرف سے تفویض کردہ مشن کے دعویدار ملاؤں کی خود ساختہ حکومت الٰہیہ پر مشتمل ریاست ہرگز نہیں ہوگی"۔

(روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 25 دسمبر 2001ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تربیتی پروگرام خدام الاحمدیہ مقامی

◌ خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی نظامت تربیت کے تحت ہونے والے چند سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام کی مختصر رپورٹ:۔

◌ حلقہ دارالرحمت شرقی بشیر 9 تا 11۔اپریل 2003ء اختتامی تقریب 12۔اپریل مہمان خصوصی مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا تھے۔2 خیمے لگائے گئے حاضری 150 رہی۔

◌ دارالصدر شمالی (ب) 10 تا 12۔اپریل اختتامی تقریب 13۔اپریل مہمان خصوصی ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان حاضری 150 رہی۔

◌ حلقہ دارالیمن وسطی سلام 11 تا 13۔اپریل اختتامی تقریب 14۔اپریل مہمان خصوصی مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں خوبصورت 3 خیمے لگائے گئے حاضری 400 سے زائد رہی۔

◌ حلقہ بشیر آباد 11 تا 13۔اپریل اختتامی تقریب 15۔اپریل جس کے مہمان خصوصی مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تھے حاضری 150 رہی۔

ولادت

◌ مکرمہ منصورہ رضوانہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 16 مئی 2003ء بروز جمعۃ المبارک مکرم طارق حیدر صاحب اور مکرمہ عائشہ حیدر صاحبہ کو ٹورانٹو کینیڈا میں بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ثمین حیدر عطا فرمایا تھا۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب مرحوم سابق نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پوتی اور مکرم قریشی ظفر اقبال صاحب نائب امیر جماعت اسلام آباد کی نواسی ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

ولادت

◌ مکرم عطاء المنعم صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے چچا مکرم عبدالشکور خان صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 27 مئی 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت بچے کا نام "فرید خان" عطا فرمایا تھا۔نومولود مکرم عبدالرشید خان صاحب صدر محلہ دارالعلوم وسطی کا پوتا ہے اور مکرم منور احمد فاروقی صاحب دارالشکر کا نواسہ ہے۔اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

درخواست دعا

◌ مکرم آغا عرفان احمد صاحب جنرل سیکرٹری نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کا چنیوٹ سے ربوہ آتے ہوئے موٹر سائیکل پر ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا جس سے 4 پسلیاں اور ہنسلی کی ہڈی فریکچر ہوگئی۔خاکسار ربوہ آچکا ہے تاہم فیصل آباد سے علاج جاری ہے۔اب حالت پہلے سے کافی بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

بقیہ صفحہ 2

دوسرے وقت لشکر کفار کو درہم برہم کیا۔غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے جو پاک نمونے دکھائے ہیں ہم آج فخر کے ساتھ ان کو دلائل اور آیات کے رنگ میں بیان کر سکتے ہیں؛ چنانچہ عکرمہ ہی کا نمونہ دیکھو کہ کفر کے دنوں کفر عجب وغیرہ خصائل بد اپنے اندر رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ بس چلے تو اسلام کو دنیا سے نابود کر دے، مگر جب خدائے تعالیٰ کے فضل نے اس کی دستگیری کی اور وہ مشرف باسلام ہوا، تو ایسے اخلاق پیدا ہوئے کہ وہ عجب اور پندار نام تک کو باقی نہ رہا اور فروتنی اور انکسار پیدا ہوا کہ وہ انکسار حجۃ الاسلام ہو گیا اور صداقت اسلام کے لئے ایک دلیل ٹھہرا۔ایک موقع پر کفار سے مقابلہ ہوا۔عکرمہ لشکر اسلام کا سپہ سالار تھا۔ کفار نے بہت سخت مقابلہ کیا۔یہاں تک کہ لشکر اسلام کی حالت قریب شکست کھانے کے ہوگئی۔عکرمہ نے جب دیکھا، تو گھوڑے سے اترا۔لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں اترتے ہیں۔شاید ادھر ادھر ہونے کا وقت ہو، تو گھوڑا مدد دے۔تو اس نے کہا۔اس وقت مجھے وہ زمانہ یاد آ گیا ہے جب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ جان دے کر گناہوں کا کفارہ کروں۔ اب دیکھئے کہ کہاں سے کہاں تک حالت پہنچی کہ بار بار محامد سے یاد کیا گیا۔ یہ یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی رضا ان لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے۔جو اس کی رضا اپنے اندر جمع کر لیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جابجا ان لوگوں کو رضی اللہ عنہم کہا ہے میری نصیحت یہ ہے کہ ہر شخص ان اخلاق کی پابندی کرے۔(ملفوظات حصہ اول صفحہ 94)

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں
یہ راہ تنگ ہے۔ پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	31-مئی	زوال آفتاب	12-06
ہفتہ	31-مئی	غروب آفتاب	7-11
اتوار	یکم جون	طلوع فجر	3-23
اتوار	یکم جون	طلوع آفتاب	5-01

کشمیر میں رائے شماری قبول نہیں بھارتی

وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ کشمیر سمیت تمام مسائل پر بات چیت کیلئے تیار ہے لیکن کشمیر میں ریفرنڈم یا رائے شماری کرانے کا نظریہ قبول نہیں کریگا۔ جرمن پارلیمنٹ کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ بھارت اپنے دوست ملکوں سے امید رکھتا ہے کہ وہ پاکستان پر اس بات کیلئے دباؤ ڈالیں کہ وہ قیام امن کی کوششوں کے تناظر میں سرحد پار دہشت گردی ختم کر دے۔

سب کچھ سپیکر کے احکامات پر ہو رہا ہے

اسمبلی میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے صوبائی وزیر قانون راجہ بشارت نے کہا کہ میں قانون کا وزیر ہوں امن وامان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ اپوزیشن کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ سپیکر کے احکامات پر ہو رہا ہے۔

کسی کی گرفتاری کا حکم نہیں دیا سپیکر پنجاب

اسمبلی چودھری افضل ساہی نے کہا ہے کہ میں نے صرف 27۔ارکان کو اسمبلی کارروائی میں حصہ لینے سے روکا ہے ان کے اسمبلی کی عمارت میں آنے اور اپنے چیمبر میں بیٹھنے پر کوئی پابندی نہیں اپوزیشن لیڈر سمیت کسی کی گرفتاری کا میں نے کوئی حکم نہیں دیا۔

اپوزیشن کا احتجاج اور ہنگامہ پنجاب اسمبلی

کے اجلاس میں چوتھے [illegible] احتجاج، ہنگامہ اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں وزیر قانون نے کہا حکومت پنجاب اسمبلی کا ماحول بہتر رکھنا چاہتی ہے اور اس ضمن میں اپوزیشن بنچوں کو بھی ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے۔

جمہوریت کا سسٹم یقیناً بحال ہوگا مسلم لیگ

ق کے صدر شجاعت حسین نے پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کی طرف سے اسمبلیوں کی آئندہ ماہ ممکنہ برطرفی کے حوالے سے پھیلائی جانے والی افواہوں کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر جنرل مشرف نے جمہوریت کا جو سسٹم بحال کیا ہے وہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ اور اس کے خلاف بدگمانیاں پھیلانے والے یقیناً ناکام ہونگے۔

امریکہ براہ راست مذاکرات کیلئے متحرک

امریکہ مقبوضہ کشمیر میں برسرپیکار جہادی تنظیموں اور بھارتی قیادت کے درمیان دبئی میں براہ راست مذاکرات کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔

ایل ایف او کا مسئلہ جلد حل کر لیا جائے گا

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ ایل ایف او کا مسئلہ جلد حل کر لیا جائے گا۔قومی اقتصادی کونسل کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر کو وردی ہم نے یا آپ نے نہیں پہنائی یہ فوج نے پہنائی ہے جو ایک ادارہ ہے۔وردی اتارنے کے بارے میں وہ خود فیصلہ کریں گے، پاک بھارت مذاکرات کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا مذاکرات کا عمل رکے گا نہیں بلکہ جاری رہے گا۔

آزاد کشمیر میں جہادی تنظیموں کے دفاتر بند کرنے کی ہدایت

پاکستانی حکام نے تمام جہادی تنظیموں کو 31 مئی تک آزاد کشمیر میں اپنے دفاتر بند کرنے کی ہدایت کی ہے۔جہادی تنظیموں کے ذرائع نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے جہادی تنظیموں سے کہا ہے کہ وہ آزاد کشمیر میں اپنے دفاتر بند کر دیں۔تاہم متحدہ جہاد کونسل میں شامل عسکری تنظیموں اور دیگر جہادی تنظیموں نے حکومت کے [illegible] فیصلے سے اختلاف کیا ہے۔

پارلیمنٹ کے تمام معاملات پارلیمنٹ کے اندر طے ہونے چاہئیں۔ گورنر پنجاب

نے کہا ہے کہ بنیادی طور پر حکومت کا نظریہ یہ ہے کہ اسمبلی پارلیمنٹ کے تمام معاملات پارلیمنٹ کے اندر ہی طے پانے چاہئیں اگر پارلیمنٹ بنانے کے بعد بھی معاملات سڑکوں پر طے کرنے ہیں تو عوام پوچھیں گے کہ پارلیمنٹ کی کیا ضرورت تھی۔ ارکان اسمبلی کو عوام کے اصل مسائل پر توجہ دینی چاہئے۔لوگوں کو دیہاتوں میں فون اور دیگر سہولیات چاہئیں۔ اسمبلی چلانے کی ذمہ داری سیاستدانوں کی ہے۔وہ حالات اور عوام کی توقعات کے مطابق اپنا کردار ادا کریں۔ انہیں اچھا موقع ملا ہے۔سیاسی پارلیمانی نظام کو چلائیں اس سے ملک مضبوط ہوگا۔یہ موقع ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

ایٹمی جنگ

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس کے اتحادیوں نے حملہ کیا تو ایٹمی جنگ چھڑ جائے گی۔ پیانگ یانگ نے کہا کہ شمالی کوریا "ڈیٹرنس فورس" ہے اگر ہمارے پاس یہ صلاحیت نہ ہوتی تو امریکہ کب کا ہم پر حملہ کر چکا ہوتا' ہم اپنا دفاع کر رہے ہیں۔دریں اثناء امریکی ارکان کانگرس کا ایک وفد شمالی کوریا پہنچ گیا ہے تاکہ ایٹمی بحران سفارتی طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی جائے اس وفد کے سربراہ نے واضح کیا ہے کہ ہم امریکی سفیر بن کر یا کوئی خصوصی پیغام لے کر نہیں جا رہے صرف حقائق معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

صدر بش کی ایران سے ناراضگی

امریکہ کے ڈیفنس انڈر سیکرٹری ڈگلس فیتھ نے کہا ہے کہ ایران

دہشت گردوں کو پناہ دے رہا ہے اور عراق میں مداخلت کررہا ہے اس وجہ سے امریکی صدر بش ایران سے سخت ناراض ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو القاعدہ دہشت گردوں کو پناہ دینے سے باز رہنا چاہئے۔ ایرانی سپریم لیڈر خامنہ ای نے کہا ہے کہ ایران دہشت گردی کے خلاف تعاون کررہا ہے۔ امریکہ موجودہ صورتحال سے فائدہ اٹھا کر ایران کو دباؤ میں لانا چاہتا ہے۔

عراق پر حملے کی بڑی وجہ امریکہ کے نائب وزیر دفاع نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ عراق پر حملے کی ایک بڑی وجہ سعودی عرب سے امریکی فوجوں کو منتقل کرنے کو ممکن بنانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو عراق پر حملے کرنے کا اہم جواز بنانے کا فیصلہ "بیوروکریٹک وجوہات" کی بنا پر کیا گیا تھا۔ بی بی سی کے مطابق ان کے انکشاف سے واضح ہوگیا کہ ہتھیار تو محض بہانہ تھے حملے کا مقصد کچھ اور تھا اس انٹرویو سے عراق پر حملے کے مخالفوں کو تنقید کا ایک موقع مل گیا۔

ایران کے خلاف فوجی کارروائی کا منصوبہ روسی اخبار "نزاوسایا گزٹ" نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ نے ایران کے خلاف فوجی اقدام کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ حملے کیلئے تاریخ کا تعین وائٹ ہاؤس کے اجلاس میں کیا جائے گا۔ فوجی کارروائی کا مرکز عراق ہوگا مگر جارجیا اور آذربائیجان کے فوجی اڈوں کو بھی استعمال کیا جائے گا۔ حملے سے پہلے ایرانی عوام میں حکومت کے خلاف نفرت پیدا کی جائے گی۔ ایک اعلیٰ امریکی دفاعی شعبہ کے آفیسر نے بتایا ہے کہ ایران کے بارے میں امریکی صدر کی انتظامیہ میں سنگین تشویش پائی جاتی ہے۔ امریکہ سمجھتا ہے کہ ایران ایٹمی ہتھیاروں کا خفیہ پروگرام رکھتا ہے۔ اور عراق میں امریکی موجودگی کو ناپسند کرتا ہے۔ اور شدت پسند شیعہ گروپوں کی مدد کررہا ہے۔ باکو میں امریکہ کے سفیر نے کہا ہے کہ ایران پر حملے کا کوئی منصوبہ زیرغور نہیں ہے۔

امریکی دھمکیوں کی مذمت ایران کے رہنماؤں آیت اللہ خامنہ ای اور صدر خاتمی نے امریکہ کے ایران سے جارحانہ سلوک اور اس کو مسلسل دی جانے والی دھمکیوں کی سخت مذمت کی ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے او آئی سی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی یکطرفہ پالیسی اس کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔ دریں اثناء برطانیہ میں تعینات ایرانی سفیر نے کہا کہ یوں لگتا ہے کہ ایران امریکہ کی یکطرفہ عالمی پالیسیوں کا نشانہ بننے والا ہے۔

قارئین الفضل متوجہ ہوں

✪ جو قارئین الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ مئی 2003ء مبلغ اٹھہتر روپے (Rs78/=) صرف بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کرکے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بلڈپریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔

قیمت: 30 روپے، بڑی 90 روپے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434, Fax:213966

1924ء سے خدمت میں مصروف

ہر قسم کی سائیکل، ان کے حصے، بے بی کار، پرامز سونگز واکرز وغیرہ دستیاب ہیں۔

پروپرائٹرز: نصیر احمد راجپوت۔ منیر احمد اظہر راجپوت

محبوب عالم اینڈ سنز

24۔ نیلا گنبد لاہور فون نمبر: 7237516

الفضل روم کولر اینڈ گیزر

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

1-265/16B کالج روڈ نزد اکبر چوک

5114822-5118096

212038 PP

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 214214-213699 گھر 211971

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29